

عورتوں کا مسجدوں سے کیوں روکا گیا
الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کا فقہ حنفی میں مسجد میں جاکر نماز پڑھنا کیسا اور عورت کو مسجد میں نماز باجماعت سے کیوں روکا گیا ہے؟ اور ان لوگوں کو ہم کیا جواب دیں جو کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور عورتیں مسجدوں میں آکر نماز پڑھتی تھیں۔

سائل: بلال فرام لیسٹر -انگلینڈ

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کا مسجد میں نماز کے لیے جانا ناجائز ہے کیونکہ شریعت کو پردے کی حرمت کا بے حد لحاظ ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ ظاہری کے دور میں عورت مسجد میں باجماعت نمازیں ادا کرتی تھی پھر حالات کی تبدیلی کے سبب علمائے کرام (رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَام) نے عورتوں کو مسجد کی حاضری سے منع فرما دیا۔

جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہو گی! اور (مسجد کی نماز میں) ستر بھی کیسا (یعنی پردے کیلئے ترکیب بھی کیسی زبردست) کہ (نماز کے دوران) مردوں کی ادھر ایسی پیٹھ کہ (وہ عورتوں کی طرف) منہ نہیں کر سکتے اور انہیں (یعنی مردوں کو یہ بھی) حکم کہ بعد سلام جب تک عورتیں (مسجد سے باہر) نہ نکل جائیں نہ اٹھو۔ مگر علمائے اولاً (یعنی شروع شروع میں) کچھ تخصیصیں کیں (یعنی کچھ شرائط مقرر فرمائیں) جب زمانہ فتن کا (یعنی فتنوں کا دور) آیا (عورتوں کی حاضری کو) مطلقاً ناجائز فرمایا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۲۹)

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَا ارشاد اپنے زمانے میں تھا کہ اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئیں پھر تابعین ہی کے زمانے سے ائیمہ (یعنی اماموں) نے (مساجد میں آنے کی بندرئج) ممانعت شروع فرمادی، پہلے جو ان عورتوں کو پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی، یہاں تک کہ حکم ممانعت عام ہو گیا۔ کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں (اور) اب (یعنی موجودہ دور میں) صالحات (یعنی نیک پرہیزگار) ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) فاحشات (بے حیا عورات) زائد تھیں اب صالحات (نیک عورات) زیادہ ہیں یا جب (یعنی گزشتہ دور میں) فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں یا

جب (یعنی گزشتہ دور میں) کم تھے اب زائد ہیں، حاشا (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ قطعاً یقیناً اب مُعَامَلہ بِالْعَكْس (یعنی گزشتہ سے الٹ) ہے۔ اب اگر ایک صَالِحہ (نیک خاتون) ہے تو جب (یعنی گزشتہ دور میں) ہزار تھیں، جب (یعنی گزشتہ دور میں) اگر ایک فاسِقہ تھی اب ہزار ہیں، اب (یعنی موجودہ دور میں) اگر ایک حِصَّہ فیض ہے جب (یعنی گزشتہ دور میں) ہزار حصّے تھا۔

رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: لَا يَأْتِي عَامٌّ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ "جو سال بھی آئے اس کے بعد والا اس سے بُرا ہی ہوگا۔" بلکہ عنایہٴ اِمَامِ اَلدِّينِ بَابِرْتِي میں ہے کہ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَارُوقِ اعْظَمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرتِ صِدِّيقِہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس شکایت لے گئیں، (تو فَارُوقِ اعْظَمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تائید میں) فرمایا: اگر زمانہٴ اقدس میں بھی حالت یہ ہوتی (تو) حُضُورِ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

(فتاویٰ رضویہ مَحْرَجِہ ج ۹ ص ۵۴۹)

جو لوگ عورتوں کو نماز کے لیے مسجدوں میں آنے کی اجازت دیتے ہیں ان لوگوں کو یہی جواب دیا جائے جو سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے دیا کہ «لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ»

آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے جو آج عورتوں احداث کیا ہے تو وہ ضرور عورتوں کو مسجد سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئیں۔

[الصحيح المسلم باب خروج النساء الى المساجد ص 183 رقم 445]

اب عورت کو چاہیے کہ وہ گھر میں ہی نماز پڑھے اور اس میں بھی جس قدر زیادہ پوشیدہ ہو کر پڑھے گی اس قدر افضل ہے جیسا کہ حدیث میں آیا کہ "عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتِهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا"

عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عورت کی اپنے گھر کی نماز اس کی اپنے صحن کی نماز سے افضل ہے، اور اس کی اپنی کوٹھری کی نماز اس کے اپنے گھر کی نماز سے افضل ہے۔"

[سنن ابی داود باب التثديد في ذلك رقم 570]

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Why are women prohibited from the Masjid

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: According to Hanafī Fiqh, how is it for women to go to a Masjid and pray Salāh, and why have they been prevented from praying Salāh in congregation (Jamā'ah). Also, what is the response to those who say that in the blessed era of the Holy Prophet ﷺ, women would come to the Masjid and pray Salāh?

Questioner: Bilal from Leicester, U.K.

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

It is impermissible for women to go to the Masjid to pray Salāh because the Sharī'ah has the utmost regard for the reverence of veiling. In the blessed apparent lifetime of the Noble Prophet ﷺ, women would pray Salāh in congregation in the Masjid, then due to the change in the state of matters [of society], the respected scholars (may Allāh shower them with mercy) prohibited the going of women to the Masjid.

Just as my master, Imām e Ahle Sunnat, A'lā Hazrat Imām Ahmad Razā Khān, may Allāh shower mercy upon him, states that how is a Masjid not better than normal gatherings! (Meaning, if women have been prohibited from going to the Masjid, which is such a revered place, then why would normal gatherings not be prohibited). And (in relation to the Masjid during Salāh) what a great protocol has been undertaken regarding the matter of sitr, (meaning, how brilliant is the arrangement regarding veiling), that (during Salāh) the men have their backs facing that way that they can't even face (towards them women), and they (i.e. the men also) are commanded not to stand up after performing salām, until the women have left (the Masjid). However, the scholars specified (i.e. set certain conditions) from the onset (meaning, from the beginning of Islām), (however) when the time (i.e. the era) of fitnah [trials & tribulations, etc] came, it (the going of women to the Masjid) was generally regarded as impermissible.

[Fatāwā Ridawīyah, vol 22, pg 229]

He states in another place that it is a blessed saying of Umm al-Mu'minīn (the Mother of the Believers), Sayyidah 'Ā'ishah Siddīqah, may Allāh be pleased with her, during her era, stating that were the Beloved Prophet ﷺ to see the new matters which the women have

brought about in this era, he ﷺ would definitely prohibit the going of women to Masjids, just as the women of Banī Isrā'īl were prohibited. Then, it was actually from the era of the Tābi'īn that the A'imma (Imāms) started prohibiting (gradually with regards to them coming to the Masjid); first the younger women, then the elder also, first the daytime, then the night also, up to the extent whereby the ruling of prohibition became generalised. Were the women of that era shameless, those who dance around and indecent, and those now (i.e. of the present era) pious, were there more indecent women then (in the previous era) and more pious women now, were there no blessings (in the previous era) and there are now, was there less then (in the previous era) and more now; never. In fact, it is absolute and definite that now the matter is the total opposite (i.e. opposite the past). If there is a pious woman in today's day and age, then (in the previous era) there were a thousand. Similarly, for one sinful woman from before (i.e. the previous era), so there are a thousand now. If there is one share of blessings now (in this current era), then there were a thousand shares of blessings before (in the previous era). The Beloved Messenger of Allāh ﷺ stated that,

"لَا يَأْتِي عَامٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ"

"The era which comes after the current era will always be worse than it."

In fact, it is stated in 'Ināyah Imām Akmal al-Dīn Bābartī that Amīr al-Mu'minīn (the Leader of the Believers), Sayyidunā Fārūq A'zham, may Allāh be pleased with him, prohibited the going of women to Masjids. They went to the blessed court of Sayyidah 'Ā'ishah Siddīqah, may Allāh be pleased with her, in order to complain, so she (supporting what Sayyidunā Fārūq A'zham said) stated that, 'If this was also the case in the blessed era of the Noble Prophet ﷺ, (then) he ﷺ would not have permitted the going of women to Masjids.'

[Extracted from Fatāwā Ridawīyah, vol 9, pg 549]

Those who give permission for women to go to mosques, the same reply which was given by Sayyidah 'Ā'ishah Siddīqah, may Allāh be pleased with her, is also for them also; stating that,

"أَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنْعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ"

"Were the Holy Prophet ﷺ to see the matters which the women of this era have brought about, he ﷺ would definitely have prevented the women from coming to the Masjid, just like the women of Banī Isrā'īl were prevented."

[Sahīh Muslim, pg 183, Hadīth no 445]

Women should pray Salāh in their homes only, and the more hidden & secretive they are when praying, the better it is, just as it has been mentioned in Hadīth,

"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا»"

“It is narrated from (Sayyidunā ‘Abdullāh bin Mas’ūd, may Allāh be pleased with him) that the Noble Prophet ﷺ stated that, ‘It is better for a woman to pray Salāh in her home than for her to pray Salāh in her courtyard, and it is better for her to pray Salāh in a private room than for her to pray Salāh in her home.’”

[Sunan Abī Dāwūd, Hadīth no 570]

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by Haider Ali